حوصلوں سے اُڑان

زندگی خدا نے دی ہے لیکن اس میں رنگ خود بھرنے پڑتے ہیں۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس زندگی کو رنگدار بناتے ہیں یا بے رنگ۔ بعض اوقات لوگ اپنی زندگی میں آنے والی پریشانیوں سے بہت جلد گھبرا جاتے ہیں، یا تو وہ گمنامی کے اندھیروں میں چھپ جاتے ہیں یا پھر اپنی کمزوریوں کا رونا روتے ہوئے ہمت ہار جاتے ہیں۔ لیکن شِیلا ایسی باہمت لڑکی ہے جس نے ایسا بالکل نہیں کیا، کیونکہ وہ جانتی ہے کہ جنہیں ہمارا معاشرہ جسمانی کمی کہتا ہے وہ اصل میں دماغ کا وہم ہے۔ دماغ جسم کا انتہائی طاقت ور حصہ ہے۔ جیسے دماغ سوچتا ہے انسانی جسم ویسے کام کرنا شروع ہو جاتا ہے۔ شِیلا جانتی ہے کہ زندگی کی تصویر کو رنگنے کے لئے تھوڑا سا رنگ آسمان سے اور تھوڑا سا رنگ زمین سے چڑھانا پڑتا ہے۔ اس بہادر لڑکی نے آسمانی اور زمینی رنگ ایک ساتھ ملا کر نہ صرف اپنی زندگی بلکہ اپنے ساتھ ان سب کی زندگیوں میں رنگ بھرنے کی کوشش کی ہے جو حالات سے ڈر کر جینے کا حوصلہ چھوڑ دیتے ہیں۔ شِیلا نے اپنی کامیابی کی عبارت کو رنگین کینوا س پر لکھ دیا ہے۔

شِیلا شرما بہت چھوٹی سی تھی جب ایک ٹرین حادثے میں اس نے اپنے دونوں ہاتھ اور پاؤں کی تین انگلیاں کھودیں۔ اس حادثے نے شِیلا سے اس کی ماں کو بھی چھین لیا۔ ایک چھوٹی سی بچی کے لئے بہت مشکل تھا بغیر ماں اور اپنے دونوں ہاتھوں کے بِنا زندگی گزارنا لیکن شِیلا نے ہار نہیں مانی۔ اس کے بعد جیسے جیسے اسکی عمر بڑھتی گئی اس کا حوصلہ بھی بڑھتا گیا اور اپنے انہی حوصلوں کے ساتھ اس لڑکی نے رنگوں سے کھیلنا شروع کر دیا۔ شِیلا پیشے سے ایک پینٹر ہے۔ وہ اپنے پیروں سے پینٹنگ بناتی ہیں۔ ایسی پینٹنگ کہ لوگ ہاتھوں سے بھی ویسی نہیں بنا سکتے۔ شِیلا پینٹنگ کرتے وقت اپنے پاؤں اور منہ دونوں کا استعمال کرتی ہیں۔ شِیلا شادی شدہ ہیں لیکن شادی کے بعد بھی اپنے رنگوں سے دور نہیں ہوئیں۔ اس میں ان کے جیون ساتھی سدھیر نے حوصلہ افزائی کی اور ان کے فن کو نکھارنے میں مدد کی۔ وہ رنگوں

اور برش کو اپنی انگلیوں میں دبائے آگے بڑھتی رہیں۔ ساتھ ہی شِیلا نے خاندان کی ذمہ داریوں کو بھی پوری ایمانداری سے نبھایا، پھر بات چاہے کچن میں کھانا بنانے کی ہو یا پھر کورے کاغذوں میں رنگ بھرنے کی۔ شِیلا ایک بہادر خاتون ہیں اور حالات سے کس طرح لڑنا ہے یہ انہیں بہت اچھے سے آتا ہے۔ اپنی اِسی ضد کی وجہ سے شِیلا نے کبھی کسی بھی سرکاری مدد کا سہارا نہیں لیا۔ ان کے لئے معذوری نہ ہی کوئی لعنت ہے اور نہ ہی ایسی کوئی کمی کہ اس کی آڑ لے کر اپنی ضرورتوں کو آسانی سے مکمل کیا جا سکے۔ شیلا دو بچوں کی ماں بھی ہیں۔ بچوں کو بھی ان کی طرح پینٹنگ کا شوق ہے۔ شِیلا اپنے خاندان اور کام میں ہم آہنگی بنا کر چلتی ہیں۔ ان کے لئے ان کا فن عبادت ہے اور خاندان ان کی زندگی۔ دونوں کے بغیر رہ پانا مشکل ہے اور ساتھ لے کر چلنا آسان۔ یہ شِیلا کی مسلسل محنت اور لگن کا ہی نتیجہ ہے کہ وہ متعدد ایوارڈ بھی جیت چکی ہیں۔ ان کے جاننے والے انہیں فٹ پینٹر کے نام سے پکارتے ہیں۔ شِیلا کو قدرتی مناظر اور عورتوں کی پینٹنگ بنانا اچھا لگتا ہے۔ ان کا خواب ہے، کہ وہ ایسے بچوں کو پینٹنگ سکھائے جو ان کی ہی طرح کسی نہ کسی حادثے کی وجہ سے اپنے ہاتھ یا پاؤں گنوا چکے ہیں۔ لیکن یہ کام وہ پیسوں اور کسی ادارے کے تحت نہیں کرنا چاہتیں۔ وہ سوچتی ہیں کہ زندگی میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے ہر کام کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ہاتھ پاؤں اور طاقت کی ضرورت نہیں ہے بس پختہ عزم اور مثبت سوچ کا ہونا ضروری ہے۔ شاید اسی لیے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

منزل اُنہیں کو ملتی ہے جن کے سینوں میں جان ہوتی ہے
پنکھوں سے کچھ نہیں ہوتا حوصلوں سے اُڑان ہوتی ہے